

اہلِ حرم کو لیکر شبیر اُ رہے ہیں

اہلِ حرم کو لیکر شبیر اُ رہے ہیں

اے کربلاء تیرے یارِ مہمان اُ رہے ہیں

طے کرتے ہی منازل یہ کاروانِ شاہی

پہنچا جو کربلاء میں شبیر نے صدا دی

ٹھہرو یہیں ہم اپنا مسکن بنا رہے ہیں

بھائی حسین سے یارِ زینب بچھڑ نہ جائے

پھولا پھلا چمن یہ بن میں اُجر نہ جائے

یہ سوچ کر سبھی کے دل تھر تھرا رہے ہیں

عبّاس کو نظر بھی اُنے لگے تھے خیمے

دل میں خوشی تھی بے حد پانی پئینگے بچے

لیکن ستم کے بادل یہ کیسے چھا رہے ہیں

شانے کٹے تو غازی ہے ہے گرا زمیں پر

مشکیزہ چھد گیا اور پانی بہا زمیں پر

یہ دیکھ کر شہدیں اُنسوز بہا رہے ہیں

خیمے کے در سے زینب رو کر یہ کہہ رہی تھی
یہ نو جوان کی میت شہ سے نہ اُٹھ سکیگی
ٹھہرو نجف سے بابا کو ہم بُلا رہے ہیں

اِک تیر حرملہ نے صد حیف ایسا مارا
بے شیر کے گلے سے چھوٹا لہو کا دھارا
گہوارہء اجل میں سرور سلا رہے ہیں

محبوبِ کبریاء کا کہلائے جو نواسہ
افسوس تین دن سے بھوکا ہے اور پیاسا
تیر و تبر اُسی پہ ظالم چلا رہے ہیں

ہر اِک نبی نے شہ کا کربل میں غم منایا
ظلموں کو یاد کر کے انکھوں سے خون بہایا
اِلِ نبی کو دشمن کتنا ستا رہے ہیں

اِک ٹیکری پہ زینب شہ کو نظر جو اُئی
کر کے اشارہ شہ نے کیا بات ہے بتائی
وہاں بہن یہاں پہ بھائی بس روئے جا رہے ہیں

اے شمر اُٹھ کر میرا اِک کام اُخري ہے
 کر لونہ دعاءِ اُخِر بخشش کی یہ گھڑی ہے
 یہ کہہ کے شاہ اُخِر سجدہ بجا رہے ہیں

بے شک وہ کربلاء ہے جس جاء حسینی داعی

نے شاہ کے الم میں ماتم کی صف بچھائی

مجلس میں پنجن بھی تشریف لا رہے ہیں

زہراء بھی اُج خوش ہیں اور خوش ہیں مصطفیٰ بھی

کس شان کا ہے ماتم اور ہے یہ گریبانہ زاری

برہان دیں ہمارے غم یونہی منا رہے ہیں

بس اِک یہی دعاء کی ہے اِس زبانہ کو عادت

مولیٰ رہے سلامت مولیٰ رہے سلامت

ہم ہر دعاء میں اپنی یہی مانگے جا رہے ہیں

عرضِ غلامِ ادنیٰ **عابد** مرثیق کی ہے

مولیٰ کے ساتھ زیارۃ منشاء دلی یہی ہے

دیکھیں حسین اب کب قسمت جگا رہے ہیں

